قرآنی بیان

تن آسانی
پسندیدہ نہیں



مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لیے

6 نومبر، 2026ء (بمطابق، 25 جمادی الاوّل، 1448ھ)

کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
6 نومبر، 2026ء (بمطابق، 25 جمادی الاوّل، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:27، سورۂ نجم:39-40)

تن آسانی پسندیدہ نہیں

(سستی و کاہلی سے بچنے، محنت و خوداری اپنانے کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- انسان مشقت میں رہتا بنایا گیا — صفحہ:05
- تن آسانی پسندیدہ نہیں — صفحہ:07
- پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے محنت کرنا سکھایا — صفحہ:12
- انبیائے کرام علیہم السَّلام کی محنتیں — صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مَدَنی صلَّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم:

صَلُّوْا عَلَیَّ، وَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ، وَقُوْلُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: مجھ پر درود پڑھو اور دُعا میں خوب کوشش کرو اور یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰى ﴿۴۰﴾

(پارہ:27، سورۂ نجم:39-40)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

---

1 ...نسائی، کتاب السھو، صفحہ:221، حدیث:1289۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک بہت اَہم مسئلے پر بات کرنی ہے۔ مسئلہ بھی ایسا ہے جو آج کے نوجوان سے زیادہ تَعَلُّق رکھتا ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

مَنْظَر چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا | مَحْرُوم عَمَل نرگس، مَجْبُورِ تماشا ہے[1]

وضاحت: چمنستان: یعنی پھولوں کا باغ۔ مطلب یہ ہے کہ دُنیا کے حالات اچھے ہوں یا نہ ہوں، مُعاشرہ ترقی کرے یا نہ کرے، جو عَمَل سے مَحْرُوم ہے، جو کام نہیں کرتا، محنت و مشقت نہیں اُٹھاتا، وہ صرف وصِرْف بیٹھ کر تماشا دیکھ سکتا ہے، تبصرے کر سکتا ہے، اَور کچھ نہیں کر سکتا۔

یہی آج کا بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں کتنے لوگ ہیں جو صِرْف تبصرے (Comments) کرتے ہیں، صرف بڑے بڑے خواب دیکھتے ہیں، بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں ۞. میں اگر فُلاں بن فُلاں ہوتا تو یہ کر دیتا ۞. میں کروڑپتی ہوتا تو یہ کر دیتا ۞. فُلاں عہدہ میرے پاس ہوتا تو میں مُلک بھر کی تقدیر بدل دیتا ۞. دیکھنا...!! تمہارے بھائی کا بھی وقت آئے گا ۞. دیکھنا...!! تیرا بھائی بڑا ہو کر دُنیا کا مسیحا بن جائے گا۔ لوگ ایسی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں مگر کرتے کراتے کچھ بھی نہیں ہیں۔ یہی آج کا ہمارا موضوع ہے کہ بھائی...!! بڑی بڑی باتیں کرنا اپنی جگہ، بڑے بڑے خواب دیکھنا اپنی جگہ، لیکن میدانِ عمل میں اُتر کر محنت کون کرے گا...؟

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ کہ انسان کے لیے

---

1 ... کلیات اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 206۔

(پارہ:27، سورۂ نَجْم:39)	وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی۔

یعنی انسان کے لیے وُہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کر چکا ۞. صِرف باتیں کرنا کافی نہیں ۞. صِرْف ڈینگیں مارنا کافی نہیں ۞. صِرْف بڑے بڑے خواب دیکھ لینا کافِی نہیں۔ انسان میدانِ عمل میں اُتر کر جس کی کوشِش کر چکا، نتیجہ اسی کا نکلے گا۔

امام رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہاں بہت پیاری بات لکھی، فرماتے ہیں: اللہ پاک نے فرمایا:

مَاسَعٰی

This is the past tense یعنی یہ ماضِی کا صیغہ ہے، مُسْتَقْبِلْ کا نہیں ۞. ایک تَو یہ ہے نا کہ بندہ مستقبل (***Future***) کے خواب دیکھے، ارادے بنائے، اگر اچھے خواب ہوں، اچھے اِرادے ہوں تو یہ بھی اچھی ہی بات ہے لیکن **صرف خواب دیکھ لینے** سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اِس لیے اللہ پاک نے ماضِی کا صیغہ ارشاد فرمایا:

مَاسَعٰی

یعنی وہ کام جس کی تم عملی طَور پر کوشش کر چکے ہو، اس کا کوئی نتیجہ نکلے گا، جس کے بیٹھ کر محض خواب ہی دیکھ رہے ہو، ابھی عملی طور پر کِیا کچھ نہیں ہے، اُس کا نتیجہ بھی ابھی نہیں نکلے گا۔[1]

اللہ پاک نے مزید فرمایا:

وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۝۴۰ (27، سورۂ نَجْم:40)	**تَرْجَمۂ کَنْزُالعِرْفان:** اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

یعنی یہ انسان کی کوشِش ہی ہے جو دیکھی جائے گی، اسی سے کچھ نتیجہ نکلے گا، اسی کی

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:27، سورۂ نجم، زیرِ آیت:39، جلد:10، صفحہ:276 خُلاصۃً۔

جزا ملے گی۔

انسان مشقت میں رہتا بنایا گیا

قرآنِ کریم میں ایک مقام پر ارشاد ہوا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ۝۴ (پارہ:30، سورۂ بَلَد:4)	تَرْجَمۂ کَنْزُالعِرْفان: یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

یعنی انسان کو ڈیزائن (**Design**) ہی ایسے کیا گیا ہے کہ یہ مشقت اُٹھائے گا، اپنی ابتداء سے لے کر انتہا تک انسان مشقت ہی مشقت میں ہے ۞. ماں کے پیٹ میں رہنے، تنگ و تاریک جگہ وقت گزارنے کی مشقت ۞. پِھر پیدائش میں مشقت ۞. افزائش میں مشقت ۞. پرورش میں مشقت ۞. تربیت کی مشقت ۞. روزی روزگار میں مشقت ۞. زندگی بھر کی مشقت ۞. موت کی مشقت ۞. دُنیا میں مشقت ۞. آخرت میں مشقت، غرض انسان لمحہ لمحہ مشقت والا ہے۔[1]

جانوروں کو دیکھیے! گھوڑے، بھینس، بکری وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے کے چند ہی گھنٹے بعد اُچھل کُود شروع کر لیتا ہے، بَیْل اور گھوڑے وغیرہ کے بچے سال، چھ مہینے کے ہو کر بَوجھ اُٹھانے لگ جاتے ہیں مگر انسان کو دیکھیے...!! اسے چلنا سیکھنے کے لیے بھی مشقت اُٹھانی پڑتی ہے۔ پہلے بَس زمین پر گھسٹنا سیکھتا ہے، پِھر گھٹنوں کے بَل چلتا ہے، پِھر بَس کھڑا ہونے کی مشق (**Practice**) کرتا ہے، پِھر آہستہ آہستہ ایک ایک قدم اُٹھانا سیکھتا ہے، اس میں بھی قدم اُٹھاتا ہے، گِرتا ہے، پِھر اُٹھتا ہے، پِھر گِرتا ہے۔ آخر بڑی محنت اور مشقت

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:30، سورۂ بَلَد، زیرِ آیت:4، جلد:4، صفحہ:618 ملتقطاً۔

کے بعد کہیں اسے چلنا آتا ہے۔

غرض؛ انسان کو ڈیزائن ہی اس انداز سے کیا گیا ہے کہ اسے محنت کرنی ہی پڑے گی، نہیں کرے گا تو بہت پیچھے رہ جائے گا۔

دِن محنت کے لیے ہے

ایک اور آیتِ کریمہ سنیے! پچھلی آیت سے ہم نے جان لیا کہ **انسان کو ڈیزائن ہی ایسے کیا گیا ہے کہ اسے محنت کرنی پڑتی ہے** اب یہ دیکھیے! کہ اس کائنات (*Universe*) کا ڈیزائن کیسا ہے؟ 30ویں پارے کی پہلی ہی سُورت، سُورۂ نَبَا کی آیت: 10 اور 11 میں ارشاد ہوا:

وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔

یہ اس زمین کا *Organized system* یعنی مُنَظَّم نظام ہے؛ رات کو ایسا بنایا گیا کہ اس میں آرام کیا جاسکے۔ دِن کو مَعَاش (یعنی محنت و مشقت) کا وقت بنایا گیا ہے۔

آپ یہ بہترین تَوازُن دیکھیے! آرام کا وقت بھی بنایا گیا، کام کا وقت بھی بنایا گیا، رات آرام کے لیے، دِن کام کے لیے۔ پتا چلا؛ نہ صِرف یہ ہو کہ کام، کام اور بَس کام، نہ ہی یہ ہو کر آرام، آرام اور بَس آرام۔ آرام کے وقت آرام ہو اور کام کے وقت خُوب محنت کے ساتھ کام ہو۔

محنت رحمت ہے

بزرگوں نے فرمایا:

اَلرَّحْمَةُ رَحْمَةٌ

ترجمہ: زَحمت یعنی مشقت رَحمت ہے۔[1]

---

1 ... کشف الخفا، حرف الزای، جلد: 1، صفحہ: 386، رقم: 1408۔

تن آسانی پسندیدہ نہیں

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ محنت میں عظمت بھی ہے اور رحمت بھی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، اللہ کے آخِری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ

ترجمہ: بے شک اللہ پاک طلبِ مَعاش میں تکلیف اُٹھانے والے مومن کو پسند فرماتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی بات ہے؟ اللہ پاک محنت کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔

آخرت کے مُعاملے میں بھی محنت

اچھا؛ یہاں ایک اور پہلو پر تَوَجُّہ دِلاؤں، محنت صِرْف اس دُنیا کے مستقبل کے لیے نہیں، آخرت کے مُعاملے میں بھی اللہ پاک کے پسندیدہ بندے وہی ہیں، جو محنت کرتے ہیں۔ بڑی مشہور حدیثِ قدسی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ

مفہومی ترجمہ: میرا قرب پانے کا سب سے پسندیدہ رستہ یہ ہے کہ میرا بندہ میرے فرض کیے ہوئے اَحْکام پُورے کرے۔

دیکھیے! ایک تو یہ بھی محنت طلب ہی کام ہے جو جو فرائِض ہیں، سارے پُورے کرنے ہیں، ان میں سُستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مزید فرمایا:

وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 116، حدیث: 1873۔

ترجمہ: اور بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا مَحْبُوب بنالیتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ایک تو ہے کہ بندہ اپنی ذمہ داری (Responsibility) پُوری کرے، صِرْف فرائِض ہی پُورے کرے، یہ بھی محنتی ہے۔ اس کے بعد جو بندہ زیادہ محنت یعنی (Extra Working) کرتا ہے، فرائِض کے ساتھ ساتھ نوافِل بھی پُورے کرتا ہے، فرمایا: یہ وہ ہے جسے میں اپنا مَحْبُوب بنالیتا ہوں۔

پتا چلا؛ آخرت کے مُعَاملے میں بھی پسندیدہ وہی ہے جو محنتی ہے۔

سُستی ناپسندیدہ ہے

سُستی جو ہے نا، چاہے دُنیا کے مُعَاملے میں ہو، چاہے آخرت کے مُعَاملے میں ہو، بہر حال! ناپسندیدہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

اَلْبَطَالَةُ تُقْسِی الْقَلْبَ

ترجمہ: سُستی دِل سخت کر دیتی ہے۔[2]

جماہی ناپسندیدہ ہے

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ

ترجمہ: بے شک اللہ پاک چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔[3]

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔
2 ... مسند شہاب، الزہد فی الدنیا یرتح القلب... الخ، جلد: 1، جز: 3، صفحہ: 188، حدیث: 278۔
3 ... بُخاری، کتاب الادب، باب مایستحب من العطاس... الخ، صفحہ: 1540، حدیث: 6223۔

عَلَّامہ عَبْدُ الرَّؤُوف مُنَاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس روایت کی شرح میں لکھتے ہیں: جماہی زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ سُستی کی علامت ہے اس لیے اللہ پاک کو ناپسند ہے۔[1] اللہُ اکبر! آپ اندازہ لگائیے! سُستی کس حد تک ناپسندیدہ ہے۔ جَماہی جو سُستی کی نشانی ہے، یہ بھی اللہ پاک کو پسند نہیں ہے۔

4 چیزوں کا خوف

آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت کے مُتَعَلِّق 4 چیزوں سے خوف کا اظہار کیا، فرمایا:

اَخْشٰی مَاخَشِیْتُ عَلٰی اُمَّتِی

ترجمہ: مجھے اپنی اُمَّت کے معاملے میں جن باتوں کا زیادہ خوف ہے وہ یہ ہیں۔

(1): کِبْرُ الْبَطْنِ پیٹ کا بڑا ہونا

وضاحت: یعنی ایک تو قدرتی موٹاپا ہوتا ہے، یہ یہاں مراد نہیں ہے، بلکہ وہ موٹاپا جو بہت کھانے اور عیش و عشرت کے سبب پیدا ہوتا ہے، وہ بُرا ہے۔

(2): مُدَوَامَۃُ النَّوْمِ زیادہ سونا (3): اَلْکَسْلُ سُستی (4): وَضُعْفُ الْیَقِیْنِ اور یقین کی کمزوری۔[2]

اللہُ اکبر...!! یہ چاروں باتیں وہ ہیں جو آج ہمارے مُعاشرے میں بہت عام ہیں:

(1): **پیٹ بڑھنے کا مسئلہ** دیکھ لیجیے! شاید *Medical Field* یعنی طب کے شعبے میں آج کل زیادہ زیرِ بحث (*Discuss*) ہونے والا مسئلہ یہی ہو گا، کھا کھا کر توند نکل آتی ہے۔ اب فِکْر

---

1 ... فیض القدیر، جلد:2، صفحہ:367، تحت الحدیث:1871۔
2 ... جامع صغیر، صفحہ:24، حدیث:295۔

ہونا شروع ہوتی ہے کہ کسی طرح پیٹ اندر چلا جائے، اس کے لیے مختلف تراکیب تو اِختیار کی جاتی ہیں مگر زیادہ کھانا پھر بھی نہیں چھوڑتے ❁. برگر ❁. پزے ❁. پراٹھے ❁. تلی ہوئی چیزیں ❁. فاسٹ فوڈ اور نہ جانے کیا کیا اندر دھکیلتے رہتے ہیں، دھکیلتے رہتے ہیں۔

پھر ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہمیں کھانے کی سنّتوں کا بھی عِلْم نہیں ہے، عموماً کرسی پر بیٹھ کر کھاتے ہیں یا پھر چار زانوں بیٹھ کر کھاتے ہیں، یہ بھی پیٹ نکلنے کا ایک سبب ہے، کھانے کے لیے بیٹھنے کا جو سُنّت طریقہ ہے، وہ یہ ہے کہ سیدھا گھٹنا کھڑا کر کے، الٹا گھٹنا بچھا کر، اس پر بیٹھنا۔ یوں بیٹھنے کی ایک برکت یہ ہے کہ اس طرح بھوک سے کم کھانے میں مدد ملتی ہے، دوسری برکت یہ ہے کہ یُوں بیٹھنے سے پیٹ باہَر نہیں نکلتا۔[1]

بہر حال! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر خوف کا اِظْہار فرمایا کہ اُمّتیوں کے پیٹ بڑے ہو جائیں۔ گویا مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آج سے 1500 سال پہلے آج کے **فوڈ کلچر** (*Food Culture*) کو دیکھ رہے تھے کہ ایک وقت آئے گا، جب بَس ہر طرف کھانے، کھانے ہی کی باتیں ہوں گی، لوگ بس کھانے ہی کی فِکْر میں رہنے لگ جائیں گے۔ اور کھا کھا کر پیٹ باہَر نکل آئیں گے۔

(2): مزید فرمایا: **مُدَاوَمَۃُ النَّوْمِ** زیادہ سونا۔ یہ بھی ہمارے ہاں بڑا مسئلہ ہے۔ کسی شاعِر نے کہا تھا:

ایک ہی مسئلہ تو تھا، عمر بھر حل نہ ہوا | نیند پُوری نہ ہوئی، خواب مکمل نہ ہوا

کئی ہیں، جن کی نیند پُوری ہوتی ہی نہیں ہے، رات بھر سوتے ہیں، صبح کو 12، 12، ایک، ایک بجے تک سوئے رہتے ہیں۔

---

1 ... فیضان سنت، صفحہ: 220 و 221 خلاصۃً۔

(3): تیسری چیز جس کے مُتَعَلِّق مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خوف کا اِظہار فرمایا، وہ ہے: اَلْکَسْل یعنی سُستی۔ تَن آسانی۔ افسوس! ہم تَن آسان ہو گئے، آرام طلبی، راحت پسندی ہمارے مزاج کا حصہ بن گئی، سُستی دیمک کی طرح ہمارے کردار کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے ❁. خود اُٹھ کر پانی کا گلاس پی لینا ہمیں بوجھ لگتا ہے ❁. کھانا بنا بنایا ملے ❁. روٹی پکی پکائی ملے ❁. کپڑے دھلے دھلائے ملیں ❁. مَوٹَر سائیکل، کار وغیرہ چلانی ہم نے ہے، اس کی مَرَمَّت کوئی اَور کروادے ❁. ہر چیز ریموٹ کنٹرول (Remote Control) ہو ❁. پنکھا، لائٹ وغیرہ اُٹھ کر بند کرنی، چلانی (on/off کرنی) نہ پڑے ❁. اب تو دروازے بھی سَیْنْسَر سے کھلنے، بند ہونے والے آگئے، ہاتھ سے دروازہ کھولنے، بند کرنے کی زَحْمَت بھی گوارا نہیں ❁. دِینی کاموں میں سُستی ❁. نمازوں میں سُستی ❁. عِلْمِ دین سیکھنے میں سُستی ❁. قرآن پڑھنے میں سُستی ❁. سنّتیں اپنانے میں سُستی ❁. قرض لوٹانے میں سُستی۔ ہر جگہ سُستی، سُستی اور سُستی بھری پڑی ہے اور مُعاشَرے کو دِن بہ دِن تَنَزُّلی کے گہرے گڑھے میں دھکیلتی چلی جارہی ہے۔

(4): اور چوتھی چیز ہے: ضُعْفُ الْیَقِیْن یعنی یقین کی کمزوری۔ اس میں بھی ہم لوگ بہت کمزور ہیں، واقعی یقین کی کمزوری آج بہت عام ہو چکی ہے۔

غرض؛ یہ 4 چیزیں ہیں، جن کے مُتَعَلِّق مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے اپنی اُمّت کے مُتَعَلِّق ان باتوں کا خوف ہے۔

محنتی بننا سکھایا

میں آپ کو مزے کی بات عرض کروں؛ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّت کو تَوَکُّل سکھایا ہے، اللہ پاک پر بھروسہ کرنا سکھایا ہے مگر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا ہر گز نہیں سکھایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی جو تربیت فرمائی، اس میں **محنتی** بننے کی تربیت بطورِ خاص شامِل تھی۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے محنت کرنا سکھایا

خادِمِ رسول، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ جن کے مَعَاشی حالات بہت کمزور تھے، وہ ایک دِن سب سے سخی آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے اور مالی معاونت (***Financial Support***) کا سُوال کیا۔

یاد رکھیے! سَخَاوت صرف مال بانٹنے کا نام نہیں، اَصْل مقصد سامنے والے کی ضرورت پوری کرنا ہے، ہم بعض دفعہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری ضرورت مال ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، ہماری اَصْل ضرورت کیا ہے؟ یہ دینے والا اللہ پاک جانے یا بانٹنے والے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانیں، وہ اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی سمجھ رہے تھے کہ میری ضرورت مال ہے اور انہوں نے مالی امداد کے لیے سلطانِ دوجہان، رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سُوال کیا لیکن؛

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے؟

غیبوں پر خبردار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانتے تھے کہ ان کی اَصْل ضرورت مال نہیں کوئی اَور چیز ہے۔ چنانچہ فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ عرض کیا: ہمارے پاس ایک چٹائی ہے جو ہم آدھی نیچے بچھا لیتے ہیں، آدھی اُوپر اَوڑھ لیتے

ہیں اور ایک پیالہ ہے، اس میں ہم پانی پیتے ہیں۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جاؤ! دونوں چیزیں لے آؤ! وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ گھر گئے چٹائی اُٹھائی، پیالہ ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو گئے، رَحمتِ دوجہاں، سرورِ ذیشاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلان کیا: کون یہ چیزیں خرید تا ہے؟ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں ایک دِرْہَم (چاندی کے سکے) کے بدلے خرید تا ہوں۔ فرمایا: کوئی ہے جو اس سے زیادہ قیمت لگائے؟ دوسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بولے: حضور! میں 2 دِرْہَم کے بدلے خرید تا ہوں۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں چیزیں اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دِیں، 2 دِرْہَم وُصُول فرمائے اور ان چیزوں کے اَصْل مالِک کو دِرْہَم دے کر ارشاد فرمایا: بازار جاؤ، ایک درہم کا غَلَّہ (کھانے پینے کا سامان) خریدو، گھر پہنچاؤ، دوسرے دِرْہَم کی کلہاڑی خریدو اَور میرے پاس لے آؤ! وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جلدی سے بازار گئے، غلہ خریدا، گھر پہنچایا، کلہاڑی خریدی، لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: مِعْرَاج کے دولہا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کلہاڑی (*Axe*) میں لکڑی کا دَستہ ڈالا۔

اللہ! اللہ! ایسا آقا بھی زمانے نے نہیں دیکھا ہو گا۔ شان دیکھیے! ❁ .اِمامُ الْاَنْبِیَا ہیں ❁ .اللہ کے مَحْبُوب ہیں ❁ .دو جہان کے آقا ہیں ❁ .مالکِ جَنَّت ہیں ❁ .مالکِ کَوْثَر ہیں ❁ .جبریل عَلَیْہِ السَّلام جن کے گھر خادِم بن کر حاضِر ہوتے ہیں ❁ .اللہ پاک نے زمین و آسمان ان کے صدقے پیدا کیے، ایسی عِزَّت! ایسا رُتبہ...! اس کے باوجود غلاموں کے ساتھ تَعَلُّق دیکھیے، اپنے ہاتھ مبارک سے کلہاڑی میں دَستہ ڈال کر دے رہے ہیں۔

اَربابِ نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا | بندے تو بہت مل جائیں گے آقا نہ ملے گا

خیر! آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارک سے کلہاڑی میں دستہ ڈالا، اَنْصَارِی صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کو دیا اور فرمایا: جنگل میں جاؤ، لکڑیاں کاٹو، بازار میں بیچو! (Sale کرواور) 15 دِن تک مجھے نظر نہیں آنا۔ اَنْصَارِی صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے کلہاڑی لی اور چلے گئے۔ 15 دِن کے بعد واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں 10 دِرْہَم تھے۔ نبی رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا: تم سُوال کرو اور وہ سُوال کل قیامت کے دِن تمہارے چہرے پر داغ بنے، تمہارا اَپنے ہاتھ سے کما کر کھانا اس سے بہت بہتر ہے۔[1]

جو کرتے ہیں محنت، مشقت زیادہ | خُدا اُن کو دیتا ہے برکت زیادہ

لوگوں سے کچھ نہ مانگو...!!

حضرت عوف بن مالِک اَشْجَعی رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ہم 8 یا 9 افراد پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللہ

ترجمہ: کیا تم اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت نہیں کرو گے۔

فرماتے ہیں: ہم نے کچھ ہی دِن پہلے بیعت کی تھی۔ لہٰذا عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہم تو بیعت کر چکے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا:

اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللہِ

ترجمہ: کیا تم اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت نہیں کرو گے۔

---

1 ... ابو داؤد، کتاب زکاۃ، باب ما تجوز فیہ المسالۃ، صفحہ: 269، حدیث: 1641 ملتقطاً۔

اب یہ صحابہ سمجھ گئے کہ آج کوئی خاص بیعت ہونی ہے، چنانچہ سب نے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا:

قَدْ بَایَعْنَاكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ، فَعَلَامَ نُبَایِعُكَ؟

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم پہلے بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر بیعت کرنی ہے؟

فرمایا:

عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوا بِہٖ شَیْئًا، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِیْعُوْا

ترجمہ: اس بات پر کہ تم اللہ پاک کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچوں نمازیں پڑھا کرو گے اور (ہر جائز کام میں) اطاعت و فرمانبرداری کرو گے۔

مزید فرمایا؛

وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَیْئًا

ترجمہ: اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگا کرو گے۔

سُبْحٰنَ اللہ! آپ اس کام کی اہمیت دیکھیے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے الگ سے اس بات پر بیعت لی کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا کرو گے۔

راوِی کہتے ہیں: میں نے ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھا ہے، یہ لوگ اگر سُواری پر ہوتے، کَوڑا (Whip) گر جاتا تو کسی سے نہ کہتے کہ مجھے کَوڑا پکڑا دو، خُود سُواری سے نیچے اُترتے اور کَوڑا اُٹھایا کرتے تھے۔[1]

اللّٰہُ اکبر! تربیت دیکھیے! کیسی ہے...؟ کَوڑا تک اُٹھانے کے لیے کسی کو کہنا گوارا نہیں،

---

1 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ المسالۃ للناس، صفحہ: 373، حدیث: 1043 ملتقطاً۔

کہ یہ بھی **بے جا سُوال** ہے۔ لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہم اس سے بھی بچ رہے ہیں، خُود اپنی مدد آپ کے تحت، آگے بڑھ کر کوڑا اُٹھاتے ہیں۔

ناحق سُوال گُناہ ہے

افسوس! آج کل تو ہمارے ہاں **مفت خَوْرِی** اور **محنت سے جی چُرانا** بہت حَدْ تک بڑھ چکا ہے۔ پیشہ وَر بھکاری مُعَاشرے میں بَڑھ رہے ہیں ❁. بالکل نوجوان ہیں، مانگتے پِھر رہے ہیں ❁. ہاتھ سلامت ❁. آنکھیں سلامت ❁. پاؤں سلامت، سب کچھ سلامت اس کے باوُجُود مانگتے پِھرتے ہیں۔

یہ ناحق سُوال کی وہ صُورت ہے جو حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ذِہن میں رکھیے گا، 3 صُورتیں بنیں گی: (1): ایک تو وہ سفید پوش ہیں، جو واقعی حقدار ہیں، شریعت انہیں اجازت دیتی ہے کہ آپ کسی سے مانگ کر گزارا کر لو، ایسوں کے لیے مانگنا بالکل جائِز ہے اور یہ وہ ہے: جس کے پاس نہ اپنی ضرورت پُوری کرنے کے لیے کچھ ہو، یعنی ایک وقت کا کھانا بھی نہ ہو اور اتنی طاقت بھی نہ ہو کہ کما کر اپنی ضرورت پُوری کر سکے۔ یہ مانگ سکتا ہے مگر اس کے لیے بھی یہ جائِز نہیں کہ مانگ مانگ کر لاکھوں اکٹھے کرے بلکہ لازِم ہے کہ جتنی ضرورت ہے، صِرْف اُتنا ہی مانگے۔[1] (2): دوسرے نمبر پر وہ لوگ ہیں جو بَس مفت خوری کے طَور پر مانگتے ہیں، جنہیں پیشہ وَر بھکاری کہا جاتا ہے، ان کے لیے مانگنا بھی گُناہ ہے اور انہیں دینا بھی گُناہ ہے۔[2] (3): تیسرے نمبر پر عام مَعْمُول کے چھوٹے موٹے مُعَاملات ہیں، مثلاً: بیٹے سے کہا: پانی پِلا دو۔ قریبی دوست سے قلم مانگ

1 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:10، صفحہ:254 مفصلاً۔
2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:10، صفحہ:303 بتغیر قلیل۔

لیا، گھر میں آپس میں کچھ لین دین ہوتا رہتا ہے، گلاس پکڑا دو، فلاں چیز پکڑا دو وغیرہ چھوٹے موٹے سُوالات ہیں، یہ کرنا جائز تو ہے مگر اس سے بھی بچنا ہی بہتر ہے۔ ہمیں اپنی مدد آپ کے تحت ہی چلنا چاہیے۔

سُوال کرنے والا انگارا مانگتا ہے

رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

ترجمہ: جو لوگوں سے مال بڑھانے کے لیے سُوال کرے، وہ انگارا مانگتا ہے، چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ۔[1]

ضرورت کا سُوال کر سکتے ہیں

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ، اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنْهُ

ترجمہ: بے شک، سوال کرنا (دوسروں سے مانگنا) ایک ایسی مشقت ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو داغ دار کرتا ہے، سوائے اس کے کہ کوئی شخص کسی حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسے مُعاملے میں مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔[2]

لکڑہارے ہی بن جاؤ...!!

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

---

1 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ المسالۃ للناس، صفحہ: 372، حدیث: 1041۔

2 ... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی النھی عن المسالۃ، صفحہ: 193، حدیث: 681۔

لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَاْتِیَ الْجَبَلَ، فَیَاْتِیَ بِحِزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ، فَیَبِیْعَهَا، فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِهَا، خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ

ترجمہ: تم میں کوئی رَسّی اُٹھا کر، پہاڑ پر جائے! اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے، اس کی قیمت سے اپنی ضرورت پُوری کرلے! یہ کام لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے۔[1]

مجھے بازار کا رستہ دِکھا دو

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، جب رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کرکے مدینے تشریف لائے تو یہاں آکر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان **عقدِ مُواخات** قائم کیا یعنی انہیں آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو حضرت سعد بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بھائی بنایا گیا۔ چنانچہ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنے مہاجِر بھائی کو لے کر گھر گئے، فرمایا: عبد الرحمٰن! سب جانتے ہیں کہ میں بہت مالدار ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے آدھا مال حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو پیش کیا کہ آج سے میرا مال آدھا تمہارا، آدھا میرا۔

اللّٰہُ اکبر! آپ خُود دَاری اور محنت پسند طبیعت دیکھیے! حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ

ترجمہ: اللّٰہ پاک آپ کے اَہْل و عیال اور مال میں برکت دے، آپ مجھے بَس بازار کا رستہ دکھا دیجیے!

---

1 ... کتاب الزہد لوکیع، باب ذکر الفقر، صفحہ: 33، حدیث: 141۔

آپ کو بازار کا رستہ دکھایا گیا، آپ بازار تشریف لے گئے، شام تک بازار میں محنت کرتے رہے اور اپنی ضرورت کا مال کما کر واپس تشریف لائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت...!! ایسے ہی محنتی لوگ اللہ پاک کو پسند ہیں۔

سب سے بہترین کھانا

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

مفہومی ترجمہ: کھانوں میں سب سے بہترین کھانا وہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے۔[2]

ہنر سیکھو...!!

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ يَتَعَلَّمُ الْمِهْنَةَ يَسْتَغْنِي بِهَا عَنِ النَّاسِ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک اس بندے سے محبّت فرماتا ہے جو کوئی ہُنر سیکھے تاکہ محنت کر کے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے۔[3]

انبیائے کرام علیہم السّلام کی محنتیں

پیارے اسلامی بھائیو! محنت کرنا سُنّتِ انبیا ہے۔ دُنیا میں جتنے انبیائے کرام علیہم السّلام

---

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب ما جاء فی قولہ تعالیٰ، صفحہ:536، حدیث:2049 خلاصۃً۔
2 ... الآداب للبیہقی، باب الرغبۃ فی طلب الرزق... الخ، صفحہ:483، حدیث:1095۔
3 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب عمل الید، جلد:7، صفحہ:373، حدیث:316۔

تشریف لائے، سبھی محنتی تھے، سبھی اپنی محنت کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ (پارہ:18، سورۂ مُؤمِنُون:51)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

یعنی اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہم السَّلام کو حکم دیا کہ تم ہمیشہ پاک چیزیں ہی کھایا کرو! یہاں پاک چیزوں سے کیا مراد ہے؟ عُلَما فرماتے ہیں:

هُوَعَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ

مفہومی ترجمہ: اس سے اپنی محنت کی کمائی کھانا مراد ہے۔[1]

پتا چلا؛ انبیائے کرام علیہم السَّلام کو حکم دیا گیا کہ اے گروہِ انبیائے کرام علیہم السَّلام...!! تم ہمیشہ اپنی محنت کی کمائی ہی کھایا کرو...!!

اَلحمدُ للہ! انبیائے کرام علیہم السَّلام سب ایسے ہی تھے، سبھی اپنی محنت کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

انبیائے کرام علیہم السَّلام کے پیشے

❁. حضرت آدم علیہ السَّلام کپڑے بُنا کرتے تھے ❁. اس کے ساتھ ساتھ آپ علیہ السَّلام اور حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کھیتی باڑی کرتے تھے ❁. حضرت نُوح علیہ السَّلام لکڑی کا کام کرتے تھے ❁. حضرت ادریس علیہ السَّلام کپڑے سِلائی کرتے تھے ❁. حضرت ہُود اور حضرت صالح علیہما السَّلام تاجِر تھے ❁. حضرت شعیب علیہ السَّلام جانور پالتے تھے ❁. حضرت داوٗد علیہ السَّلام لوہے کا کام کرتے تھے ❁. حضرت سلیمان علیہ السَّلام پُوری دُنیا کے بادشاہ

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب عمل الید، جلد:7، صفحہ:373، حدیث:313۔

ہونے کے باوُجُود (ہاتھ والے) پنکھے بنایا کرتے تھے ❁. اور ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تجارت کیا کرتے تھے۔[1]

نوٹ: خیال رہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہمُ السَّلام نے اگرچہ لکڑی، لوہے، زنبیل سازی (ٹوکرے وغیرہ بنانے) کا پیشہ اختیار فرمایا مگر انہیں بڑھئی یا لوہار وغیرہ کہنا حرام ہے کہ یہ الفاظ (ان کے حق میں) توہین آمیز ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ انبیائے کرام علیہم السَّلام ہیں، سب سے اعلیٰ تَرِین، سب سے افضل ترین، اللہ پاک کے ہاں سب سے مَحْبُوب تَرِین بندے ہیں، جب یہ بلند شان والے بھی محنت کیا کرتے تھے تو ہمیں محنت مشقت میں کیا شرم...!! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! محنتی ہونا شرم کی نہیں، فخر کی بات ہے۔

کوئی پیشہ بُرا نہیں ہوتا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں یہ ایک عجیب سی سوچ پائی جاتی ہے، لوگ پیشے کو اپنے سٹیٹس (Status) کے ساتھ جوڑتے ہیں ❁ ویسے بے روزگار ہیں مگر محنت مزدوری نہیں کرنی، لوگ کیا کہیں گے؟ ❁ گھر میں فاقے ہیں مگر پھل (fruit) کی ریڑھی نہیں لگا سکتے، ورنہ لوگ کیا کہیں گے؟ ❁ گھر میں غربت ڈیرے ڈالے پڑی ہے مگر چھوٹا موٹا کام نہیں کرنا، لوگ کیا کہیں گے۔ ہمیں کام بھی اُونچے رُتبے والا چاہئے ہوتا ہے، بس یہ سوچ بنی ہوتی ہے کہ کوئی اعلیٰ قسم کی نوکری ہو، لاکھ، دو لاکھ تنخواہ ہو، آگے پیچھے نوکر چاکر ہوں، ٹھاٹھ باٹھ ہوں، ایسی اعلیٰ قسم کی نوکری ملے گی، تبھی کما سکیں گے، ورنہ بس غربت کے رونے ہی روتے رہنا ہے۔

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:228 بتغیر قلیل۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:593 بتغیر قلیل۔

یاد رکھئے! کوئی پیشہ بُرا نہیں ہوتا۔ صِرف دو چار ایسے کام جن میں **مسلمان کی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ذِلّت ہو** وہ منع ہیں۔ مثلاً: غیر مسلموں کے کُتّے نہلانا۔ یہ اچھا نہیں ہے۔ ورنہ عموماً ہمارے ہاں جو محنت مزدوری کے پیشے رائج ہیں، یہ جائز ہیں اور ان میں کوئی بھی بُرا نہیں ہے۔

تمہارا پیشہ مُبارَک ہے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے پیشے کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: کیا کام کرتے ہو؟ عرض کیا: میں کپڑے بُنتا ہوں۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا پیشہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام والا ہے، سب سے پہلے جنہوں نے کپڑا بُنا وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام ہیں، بے شک تمہارا پیشہ وہ ہے، جس کی ضرورت زِندوں کے ساتھ ساتھ مُردوں کو بھی ہوتی ہے (کہ انہیں کفن پہنایا جاتا ہے)۔ جو تمہیں (تمہارے پیشے کے سبب طعنے دے کر مثلاً تحقیر والے انداز میں "جولاہا" بول کر) تکلیف پہنچاتا ہے، وہ گویا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو طعنہ دیتا ہے، خوف نہ کرو! تمہیں خوشخبری ہے کہ تمہارا پیشہ مُبارَک ہے، قیامت کے دِن حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام تمہارے قائِد ہوں گے۔[1]

اللہ پاک ہمیں اچھی سوچ نصیب فرمائے، جو خوش نصیب اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے حلال پیشہ اختیار کرتا ہے، وہ اچھا انسان ہے، نیک کام کرتا ہے، ہمیں چاہئے کہ اس کی حوصلہ افزائی کریں، اگر ہو سکے تو اس کی مدد کریں، اس کا ہاتھ بٹایا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ

---

1 ... البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ، الباب الاوّل... الخ، صناعات الانبیاء، صفحہ: 46۔

اَلْکَرِیْم! اس کی برکت سے معاشرہ سدھرے گا اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں محنت کرنے والا، خُود دار، اپنی مدد آپ کے تحت زندگی گزارنے والا اور حلال کمائی پر قناعت کرنے والا بننا نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ماہِ قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **ماہِ قافلہ** کے ایّام جاری ہیں۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ملک بھر سے عاشقانِ رسول ❁ 12 ماہ ❁ ایک ماہ ❁ 12 دن ❁ اور 3 دن کے قافلوں میں سفر کر رہے ہیں۔

یاد رکھیے! نیکی کی دعوت دینا اور اس راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیا ہے؛ ❁ انبیائے کرام ❁ صحابۂ کرام ❁ نیک لوگ نیکی کی دعوت دینے کے لیے گھروں سے نکلتے ❁ دور دُور علاقوں میں جاتے ❁ ہجرت کرتے اور ❁ مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے ❁ پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے۔

آپ بھی ماہِ قافلہ کے اندر قافلے میں سَفَر کرنے کی نیّت کر لیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سنّتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لیے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

فتاوٰی رضویہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک شان دار موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **فتاوٰی رضویہ** (*Fatawa e Razvia*) فتاوٰی رضویہ سُنیوں کے امام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیقات کا مجموعہ ہے، اس کی کل 30 جلدیں ہیں ❁. اس ایپلی کیشن میں فتاوٰی رضویہ کی تمام جلدیں شامل ہیں اور ہر جلد کے تحت رسائل اور موضوعات کی مختصر فہرست بھی شامل کی گئی ہے ❁. فتاوٰی رضویہ کے تمام رسائل (جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھے گئے، سُوالات کے جوابات میں تحریر فرمائے تھے اِن) کی علیحدہ فہرست بھی موجود ہے ❁. ایپلی کیشن میں بہت ہی عمدہ فیچر ایڈوانس سرچ (*Advanced Search*) کا ہے، جس کے ذریعے اپنی مطلوبہ بات کو بہت آسانی کے ساتھ سرچ کر سکتے ہیں، کسی خاص جلد یا خاص رسالے میں بھی سرچ کرنے کی سہولت موجود ہے ❁. جلد کو منتخب کر کے اُس میں مطلوبہ صفحہ (*Page*) پر جا سکتے ہیں ❁. الفاظ کا فونٹ سائز (*Font Size*) بھی اپنی مرضی سے ایڈجسٹ کر سکتے ہیں ❁. ایپلی کیشن میں اپنی پسندیدہ بات کو نوٹس (*Notes*) کے فیچر میں لکھ کر مَحفُوظ اور پسندیدہ (*Favourites*) لسٹ میں شامل اور شیئر (*Share*) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: فرضوں کے بعد باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

وضاحت: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فرض رکعتیں پڑھ لینے کے بعد اگر باتیں کر لی جائیں تو بعد والی سُنتوں کا ثواب نہیں ملتا یا سِرے سے سُنّتیں ادا ہی نہیں ہوتیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ فرض رکعتوں کے بعد، سُنّتیں وغیرہ پڑھ لینے سے پہلے باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے (یعنی گُناہ نہیں، ہاں! شرعًا ناپسندیدہ ہے) اس سے بچنا چاہیے۔ **بہارِ شریعت میں ہے:** جن فرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں، ان میں فرض ادا کرنے کے بعد کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سُنّتیں ہو جائیں گی، مگر ثواب کم ہو گا اور سُنّتوں میں تاخیر مکروہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیمک سے حفاظت (وظیفہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

41 بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ذخیرہ کی ہوئی چیزوں یا کتابوں وغیرہ پر دم کر دیا جائے تو دیمک اور دوسرے کیڑے مکوڑوں سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! حفاظت رہے گی۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:3، صفحہ:537۔
2 ... چڑیا اور اندھا سانپ، صفحہ:32۔